دوماہی مجلّہ

الاجماع

ناشر: الاجماع فاؤنڈیشن

اصحاب الحدیث کا اصحاب الرائ پر تشدد، ایک حقیقت ہے۔

-مولانا نذیر الدین قاسمی

اصحاب الحدیث یعنی محدثین ثقہ، ثبت، حافظ الحدیث، امام ابوحنیفہؒ (م ١٥٠ھ) اوران کے متبعین کو اصحاب الرائ قرار دیتے تھے۔ اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اصحاب الرائ کے سلسلے میں اصحاب الحدیث یعنی ائمہ محدثین عام طور سے متشدد اور متعنت تھے۔

مختصر دلائل درج ذیل ہیں:

قولی دلائل:

(١) امیر المومنین فی الحدیث، امام الجرح والتعدیل، امام یحیی بن معینؒ (م ٢٣٣ھ) فرماتے ہیں کہ

"أصحابنا يفرطون في أبي حنيفة وأصحابه"

ہمارے اصحاب امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے سلسلے میں زیادتی کرتے ہیں۔ **(جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبد البر: ج ٢: ص ١٠٨١)**

(٢) مشہور حافظ الحدیث، مفسر، مجتہد، امام ابن جریر الطبریؒ (م ٣١٠ھ) فرماتے ہیں کہ

"تحامى حديثه قوم من أهل الحديث من أجل غلبة الرأي عليه وتفريعه الفروع والمسائل في الأحكام مع صحبة السلطان وتقلده القضاء"

محدثین کی ایک جماعت نے امام ابو یوسفؒ (م ١٨٢ھ) کی احادیث سے پرہیز کیا ہے، ان پر غلبۃ الرأي وغیرہ کی وجہ سے۔۔۔۔۔ **(الانتقاء لابن عبد البر: ص ١٧٣، نیز دیکھئے ص: ٤٣، ١٣٢، ١٧٢)**، اور اس کی تشریح میں

(٣) حافظ المغرب، امام ابن عبد البرؒ (م ٤٦٣ھ) فرماتے ہیں کہ

"كان يحيى بن معين يثني عليه ويوثقه وأما سائر أهل الحديث فهم كالأعداء لأبي حنيفة وأصحابه"

امام یحیی بن معینؒ (م ٢٣٣ھ)، امام ابوحنیفہؒ (م ١٥٠ھ) کی تعریف کرتے اور ان کو ثقہ قرار دیتے تھے اور باقی تمام محدثین امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے گویا دشمن تھے۔ **(الانتقاء لابن عبد البر: ص ١٧٣)**

(۴) اسی طرح مشہور ثقہ، فقیہ، امام ابوعبداللہ، محمد بن احمد بن حفص البخاریؒ (م ۲۶۴ھ) بھی ان حضرات کو متعنتین و طاعنین قرار دیا ہے۔ (**مناقب ابی حنیفۃ لابن ابی حفص** بحوالہ مناقب ابی حنیفۃ للزرنجری: ص ۱۳۱، ۱۱۹)

(۵) محدث، امام بدر الدین العینیؒ (م ۸۵۵ھ) فرماتے ہیں کہ

"هؤلاء كالأعداء لأبى حنيفة و أصحابه على ما يظهر من كلامهم"

یہ لوگ [یعنی محدثین] جیسا کہ ان کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے، امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے گویا دشمن تھے۔ (**مغانی الاخیار: ج ۱: ص ۲۴۳**)

یہ ثقہ، ثبت ائمہ جرح و تعدیل اور صدوق ائمہ محدثین کی صریح شہادتیں ہے کہ امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اور متبعین کے ساتھ ائمہ محدثین نے عام طور سے تشدد سے کام لیا ہے۔

فعلی دلائل:

(۱) ثقہ، ثبت، حافظ، امام یعقوب بن سفیان الفسویؒ (م ۲۷۷ھ) نے مشہور حدیث **"منها الزلازل و الفتن، و منها يطلع قرن الشيطان"** (کہ اہل عراق سے زلزلے اور فتنے ہونگے اور وہیں سے شیطان کی سینگ طلوع ہوگی) کا مصداق امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اور ان کے متبعین کو قرار دیا ہے۔ جس کا اقرار المعرفۃ والتاریخ کے محقق سلفی عالم اکرم ضیاء العمری صاحب نے بھی کیا ہے۔ (**المعرفۃ والتاریخ: ج ۲: ص ۷۴۷، ت العمری**)

امام یعقوب بن سفیان الفسویؒ (م ۲۷۷ھ) کا علمی مقام، ثقاہت اور اتقان اپنی جگہ ہے، لیکن کیا یہ ان کی طرف سے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اور ان کے متبعین پر تشدد نہیں ہے؟؟؟

(۲) مشہور حافظ الحدیث، ثقہ، ثبت، امام ابوحاتم ابن حبانؒ (م ۳۵۴ھ) فرماتے ہیں کہ

"و كان رجلا جدلا ظاهر الورع لم يكن الحديث صناعته حدث بمائة و ثلاثين حديثا مسانيد ما له حديث في الدنيا غيره أخطأ منها في مائة و عشرين حديثا۔۔۔"

امام ابوحنیفہؒ ایک جھگڑالو آدمی تھے، ظاہری تقوی تھا، حدیث ان کا میدان نہیں تھا، انہوں نے صرف "۱۳۰" احادیث مسند بیان کی ہے، اور اس کے علاوہ، دنیا میں ان کی کوئی حدیث موجود نہیں ہے اور ان "۱۳۰" میں انہوں نے "۱۲۰" احادیث میں خطاء کی ہے۔ (**المجروحین لابن حبان: ج ۳: ص ۶۳**)

- امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) کو جھگڑالو اور ان کے تقوی کو ظاہری تقوی کہنا، کیا ان پر تشدد نہیں ہے۔
- غور کریں! اگر حدیث امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) کا میدان نہیں ہوتا، تو کیا ان سے سفیان ثوریؒ (م۱۶۱ھ)، شعبۃ بن الحجاجؒ (م۱۶۰ھ)، حماد بن سلمۃؒ (م۱۶۷ھ)، حماد بن زیدؒ (م۱۷۹ھ)، عبداللہ بن مبارکؒ (م۱۸۱ھ)، فضیل بن دکنؒ (م۲۱۹ھ)، یزید بن ہارونؒ (م۲۰۷ھ)، وکیع بن الجراحؒ (م۱۹۸ھ)، سفیان بن عیینۃؒ (م۱۹۸ھ)، امام یحیی بن سعید القطانؒ (م۱۹۸ھ) وغیرہ کئی ائمۃ الجرح والتعدیل روایت لیتے؟

* سفیان بن عیینۃؒ (م۱۹۸ھ) کہتے ہیں کہ "أول من أقعدني للحديث أبو حنيفة" سب سے پہلے حدیث کے لئے، امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) نے مجھے بٹھایا تھا۔ (**فضائل ابی حنیفۃ لابن ابی العوام: ص ۱۸۵**)،

جس کا میدان حدیث نہ ہو، کیا وہ دوسروں کو حدیث کے لئے بٹھائے گا؟؟

* ثقہ، ثبت، امام مسعر بن کدامؒ (م۱۵۵ھ) فرماتے ہیں کہ "طلبت مع أبي حنيفة الحديث، فغلبنا۔۔۔" میں نے امام ابوحنیفہؒ کے ساتھ حدیث طلب کی، تو وہ ہم پر غالب رہے۔ (**کتاب الطحاوی بحوالہ مناقب ابی حنیفۃ للذہبی: ص ۴۳، شرح معانی الآثار للطحاوی: ج ۴: ص ۳۹۷**)

جس کا میدان حدیث نہ ہو، وہ مسعر بن کدامؒ (م۱۵۵ھ) جیسے ثقہ، ثبت، امام پر غالب آئے گا؟؟؟

* کئی ائمۃ الجرح والتعدیل اور ائمۃ المحدثین نے امام ابوحنیفہؒ (م۱۵۰ھ) کا حدیث میں ثقہ، ثبت ہونا نہ صرف تسلیم کیا ہے، بلکہ ان کو حفاظ الحدیث میں بھی شمار کیا ہے۔ دیکھئے **مكانة الإمام أبي حنيفة في الحديث للمحدث عبدالرشید النعمانی: ص ۵۸**۔

لہذا سوال یہ ہے کہ کیا حافظ الحدیث کا بھی میدان حدیث نہیں ہوتا؟؟؟

- امام ابن حبانؒ (م۳۵۴ھ) کے قول "۱۳۰ کی احادیث کے علاوہ، امام ابوحنیفہؒ کی کوئی حدیث دنیا میں موجود ہی نہیں ہے" کے جواب میں عرض ہے کہ امام ابن عدیؒ (م۳۶۵ھ) کہتے ہیں کہ "روى من الحديث لعله أرجح من ثلاثمئة حديث من مشاهير وغرائب" ان کی احادیث "۳۰۰" سے کچھ زیادہ ہے۔ (**الکامل لابن عدی: ج ۸: ص ۲۴۶**)

کتاب الآثار بروایت ابی یوسف، کتاب الآثار بروایت محمد، مسند ابی حنیفۃ بروایت ابی نعیم، مسند ابی حنیفۃ بروایت

ابن المقری، جامع المسانید للخوارزمی وغیرہ کتابیں دلالت کرتی ہے کہ امام ابوحنیفۃ کی مسند روایات "۳۰۰" سے کہیں زیادہ ہے۔

نیز امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کے علم میں ۵ لاکھ "۵۰۰۰۰۰" احادیث تھی، جیسا کہ انہوں نے اپنے لڑکے حماد بن ابی حنیفہؒ (م ۱۷۶ھ) سے کہا تھا۔ (**مخطوطة وصية ابی حنيفة لابنه**)

- امام ابن حبانؒ (م ۳۵۴ھ) کے قول "**أخطأ منها في مائة وعشرين حديثا۔۔۔**" کے جواب میں عرض ہے کہ امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) معصوم عن الخطاء نہیں، بلکہ بشر تھے، ان سے حدیث میں خطاء ووہم ہوسکتا ہے۔ لیکن اصحاب الحدیث نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اوران کے اصحاب کی احادیث کے ساتھ سختی کی اوران سے روایت نہیں لی، **من أجل غلبة الرأي عليه وتفريعه الفروع والمسائل في الأحكام** وغیرہ کی وجہ سے، جیسا کہ مشہور حافظ الحدیث، امام الجرح و التعدیل، امام ابن جریر الطبریؒ (م ۳۱۰ھ) اور حافظ المغربؒ (م ۴۶۳ھ) وغیرہ کے حوالے گزر چکے۔

لہذا امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کی جن احادیث پر اعتراض ہے، ان کو پیش کیا جائے، جیسا کہ ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ) نے پیش کیا ہے۔ تا کہ ابن حبانؒ (م ۳۵۴ھ) کی جرح میں سختی والے پہلو کا احتمال ختم ہوجائے۔ واللہ اعلم

بر یحال امام ابن حبانؒ (م ۳۵۴ھ) جرح میں متشدد بھی تھے اور اصحاب الحدیث میں سے بھی تھے۔ لہذا امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) پر ان کا یہ کلام تشدد پر مبنی ہے۔ واللہ اعلم

(۳) حافظ المشرق، امام خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ) کہتے ہیں کہ

"**والمحفوظ عند نقلة الحديث عن الأئمة المتقدمين في أبي حنيفة خلاف ذلك**"

محدثین کے نزدیک امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کے سلسلے میں ائمہ متقدمین سے ان اقوال (یعنی اقوال المدح) کے خلاف (یعنی اقوال الذم) محفوظ ہے۔ (**تاریخ بغداد: ج ۱۳: ص ۳۶۵**)

توجہ فرمائیں! حافظ المشرق، امام خطیب بغدادیؒ (م ۴۶۳ھ)، امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کے توثیق کے مقابلے میں، ان کے سلسلے میں مروی اقوال الذم کو ترجیح دی ہے، جس کو اسی کتاب میں انہوں نے اپنے اس قول کے بعد نقل کیا ہے۔

لیکن کیا کوئی اہل حدیث معتدل عالم بھی ان اقوال الذم کو امام صاحبؒ کے حق میں صحیح مانتا ہے؟؟؟

اور پھر حافظ المشرقؒ (م ۴۶۳ھ) کے قول سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اکثر محدثین کے نزدیک امام ابوحنیفہؒ

(م ۱۵۰ھ) کے سلسلے میں اقوال الذم راجح ہے۔اس سے بھی امام الجرح والتعدیلؒ (م ۲۳۳ھ)،حافظ ابن جریر الطبریؒ (م ۳۱۰ھ)،حافظ المغربیؒ (م ۴۶۳ھ) وغیرہ کے اقوال کی تصحیح ثابت ہوتی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) اور ان کے متبعین کے سلسلے میں محدثین کی ایک جماعت متشدد تھی۔واللہ اعلم

(۴) مشہور حافظ الحدیث،ثقہ،ناقد،امام ابن عدیؒ (م ۳۶۵ھ)،امام محمدؒ (م ۱۸۹ھ) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

"وقد استغنى أهل الحديث عما يرويه محمد بن الحسن وأمثاله"

اہل حدیث یعنی محدثین محمد بن الحسن اور ان جیسے حضرات سے روایت کرنے سے مستغنی ہے۔**(الکامل لابن عدی: ج۷:ص ۳۷۸)**

حالانکہ امام محمدؒ (م ۱۸۹ھ) سے امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ)،امام ابوعبید،قاسم بن سلامؒ (م ۲۲۴ھ)،امام یحیی بن معینؒ (م ۲۳۳ھ)،امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ)،امام اسماعیل بن توبہؒ (م ۲۴۷ھ) وغیرہ حضرات نے روایت لی ہے۔**(مجلہ الاجماع:ش ۱۳:ص ۶۰،تاریخ الاسلام،سیر وغیرہ)**

اگر یہ اہل حدیث یعنی محدثین نہیں ہے تو پھر کون ہے؟؟؟

نیز امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ)،ان کے اصحاب و متبعین سے جن جن محدثین نے روایت لی ہے،کیا وہ تمام کے تمام ائمہ حدیث کی صف سے خارج ہو گئے؟؟

یہ کچھ مختصر دلائل وبراہین ہے کہ اصحاب الرائی کے سلسلے میں اصحاب الحدیث عام طور سے متشدد اور متعنت تھے۔

پھر اصحاب الحدیث میں ہونے کے علاوہ،اگر جارح متشدد یا متعصب بھی ثابت ہو جائے،تو ان کی صحاب الرائی پر کی گئی جرح کی کیا حیثیت ہوتی ہے،اہل علم خوب جانتے ہے۔

پس اللہ تعالی ہمارے دلوں میں اصحاب الحدیث اور اصحاب الرائی،دونوں کی محبت کو پیدا فرمائے۔۔۔آمین

دیگر وجوہات کی وجہ سے جرح:

امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کے کلام کو بغیر سیاق سباق کے نقل کر دیا گیا تھا،جس کی وجہ سے ان کے کلام کا غلط مفہوم لیا گیا اور ان ائمہ حضرات نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) پر کلام کر دیا۔مثلاً

قال الخطيب رحمه الله تعالى (ج۱۳ ص ۳۹۳):

أخبرنا القاضي أبو بكر الحيري حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب الأصم قال سمعت الربيع بن سليمان يقول: سمعت أسد بن موسى قال: استتيب أبو حنيفة مرتين۔

قال عبد الله بن أحمد رحمه الله (ج ۱ ص ۲۱۰):

حدثنا أحمد بن محمد بن يحيى بن سعيد القطان حدثنا يحيى بن آدم حدثنا شريك و حسن بن صالح أنهما شهدا أبا حنيفة و قد استتيب من الزندقة مرتين۔

قال الإمام أحمد رحمه الله (ج۳ص ۲۳۹):

كتب إليّ ابن خلاد قال: سمعت يحيى قال: حدثنا سفيان قال: استتاب أصحاب أبي حنيفة أبا حنيفة مرتين أو ثلاثاً۔

قال الإمام أحمد رحمه الله في العلل (ج ۲ ص ۵۴۵):

سمعت سفيان بن عيينة يقول: استتيب أبو حنيفة مرتين. فقال له أبو زيد: يعني حماد بن دليل رجل من أصحاب سفيان لسفيان: في ماذا؟ فقال سفيان: تكلم بكلام فرأى أصحابه أن يستتيبوه فتاب۔

قال عبد الله بن أحمد رحمه الله في السنة (ج ۱ ص ۲۱۹):

حدثني أبو موسى الأنصاري قال سمعت أبا خالد الأحمر يقول: استتيب أبو حنيفة من الأمر العظيم مرتين۔

قال أبو زرعة الدمشقي في تاريخه (ج ۱ ص ۵۰۵):

حدثنا أبو مسهر قال حدثني يحيى بن حمزة عن شريك قال: استتيب أبو حنيفة مرتين۔

قال العقيلي رحمه الله (ج۴ ص ۲۸۲):

حدثنا محمد بن عيسى قال حدثنا إبراهيم بن سعيد قال سمعت معاذ بن معاذ العنبري يقول: استتيب أبو حنيفة من الكفر مرتين۔

یہ تمام روایات سلفی شیخ مقبل بن ھادیؒ کی کتاب ''نشر الصحيفة'' سے لی گئی ہیں ۔

یہ تمام روایات جس کو شیخ مقبلؒ نے ذکر کیا ہے، اسی طرح اور دوسری روایات جو کتب تاریخ اور اسماء الرجال میں

موجود ہیں، ان میں سے کسی میں بھی صراحۃً یہ منقول نہیں کہ امام صاحبؒ کو کفر سے توبہ کرتے یا کراتے ہوئے راوی نے بالمشافہۃ خود دیکھا ہو۔

لہذا ایسی روایت سے امام صاحبؒ پر کسی قسم کا بھی اعتراض نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ آدمی پر کفر کا الزام لگانا، زنا سے بھی بڑی تہمت ہے، اور زنا عینی گواہوں سے ثابت ہوتا ہے نہ کہ ناقلین سے۔

اب چاہے ''۴'' کے بجائے ''۱۰'' لوگ کہتے ہیں کہ فلاں آدمی نے زنا کیا، لیکن ان میں سے کوئی بھی عینی شاہد نہیں ہے، تو کیا مذہب اسلام اس آدمی پر زنا کی سزا مقرر کرے گا؟

ہرگز نہیں، بس یہی معاملہ امام صاحبؒ کے تعلق سے مروی ان روایات کا ہے جن میں کفر سے ان کی توبہ کرنے یا کروانے کا ذکر ہے۔

ہم یہی کہتے ہیں کہ جتنی روایتیں ذکر کی گئی ہیں، ان میں سے کسی میں بھی صراحت نہیں کہ راوی نے بالمشافہ یا بالمشاہدۃ اپنی آنکھوں سے امام صاحبؒ کو کفر سے توبہ کرتے یا کراتے ہوئے دیکھا ہو۔ لہذا اس طرح کی روایات چاہے ''۶'' ہوں یا ''۱۰''، ان سے امام صاحبؒ کی ذات پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا، اور ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اس طرح کی روایات صرف افواہوں کی بنیاد پر ہوسکتی ہے، کہیں بھی کسی صحیح روایت میں کوئی ثقہ راوی یا شاگرد بالمشافہہ امام صاحبؒ سے اس طرح کی بات نقل نہیں کرسکتا۔

اور پھر امام لالکائیؒ (م۴۱۸ھ) کہتے ہیں:

''**أنا محمد بن أبي بكر، أنا محمد بن مخلد، قال: نا الحسن بن الصباح، قال: نا مؤمل، قال: نا سفيان، قال: سمعت عباد بن كثير، يقول: "استتيب أبو حنيفة مرتين"**

عباد بن کثیرؒ (ضعیف راوی) کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ سے دو مرتبہ توبہ کرائی گئی۔ (**شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة رقم ۱۸۳۰**)

معلوم ہوا سفیانؒ نے یہ روایت عباد بن کثیرؒ سے سنی تھی اور عباد مشہور ضعیف راوی ہیں۔ (**تقریب رقم: ۳۱۳۹**)

لہذا سفیانؒ کی یہ روایت باطل ومردود ہے، نیز اس بات کا قوی احتمال ہے کہ یہ بات سفیان ثوریؒ (م۱۶۱ھ) سے سننے کے بعد، انکے معاصر اور شاگرد مثلاً ابوخالد احمرؒ، شریک بن عبداللہ نخعیؒ، ابن عیینہؒ، معاذ بن معاذ عنبریؒ وغیرہ نے نقل کردی

ہو۔(**تہذیب الکمال: ج۱۱: ص ۱۵۴، تفسیر قرطبی: ج۱۰: ص ۱۳۰، المعجم الاوسط للطبرانی: ج۴: ص ۲۴۲، حدیث نمبر ۴۰۸۸**)

اور پھر سفیان کے شاگرد ابن عیینہؒ سے ان شاگرد امام احمدؒ اور اسد بن موسیؒ وغیرہ نے اس بات کو آگے بڑھا دیا ہو۔ مگر کسی نے بھی امام ابوحنیفہؒ سے سماع یا خود دیکھنے کی تصریح کے ساتھ یہ واقعہ نقل نہیں کیا۔ واللہ اعلم

جب کہ دوسری روایت میں اس واقعہ کی صحیح تشریح موجود ہے، چنانچہ ثقہ، ثبت، محدث عبدالقادر القرشیؒ (م ۷۷۵ھ) کہتے ہیں:

وَقَالَ أَبُو الْفضل الْكرْمَانِي لما دخل الْخَوَارِج الْكُوفَة ورأيهم تَكْفِير كل من أذْنب وتكفير كل من لم يكفر قيل لَهُم هَذَا شيخ هَؤُلَاءِ فَأخذُوا الإِمَام وَقَالُوا تب من الْكفْر فَقَالَ أَنا تائب من كل كفر فَقيل لَهُم أَنه قَالَ أَنا تائب من كفركم فَأَخَذُوهُ فَقَالَ لَهُم أبعلم قُلْتُمْ أم بِظَنّ قَالُوا بِظَنّ قَالَ إِن بعض الظَّن إِثْم وَالْإِثْم ذَنْب فتوبوا من الْكفْر قَالُوا تب أَيْضا من الْكفْر فَقَالَ أَنا تائب من كل كفر فَهَذَا الذى قَالَه الْخُصُوم أَن الإِمَام استتيب من الْكفْر فى طَرِيق الْحجاز..."

صدوق، امام، فقیہ ابوالفضل کرمانیؒ (م ۵۴۳ھ) کہتے ہیں کہ جب خوارج کوفہ میں داخل ہوئے، اور ان کا مذہب یہ تھا کہ وہ ہر گناہ گار کو کافر قرار دیتے تھے، اور (جو عاصی کو کافر نہ کہے) اس کی بھی تکفیر کرتے تھے، تو کسی نے ان سے کہا کہ یہ (امام ابوحنیفہؒ) سب کے استاد ہیں، تو انہوں نے امام کو پکڑ لیا اور کہا کفر سے توبہ کرو تو امام ابوحنیفہ نے کہا: کہ میں ہر کفر سے توبہ کرتا ہوں۔

مگر خوارج سے پھر کسی نے کہہ دیا کہ ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ میں تمہارے کفر سے توبہ کرتا ہوں۔

تو خوارج نے امام کو پکڑ لیا، تو امام صاحب نے کہا کہ: ایسا تم نے کسی یقین کی بنیاد پر کہا ہے یا پھر تمہارا گمان ہے؟ تو وہ کہنے لگے کہ ظن کی بنیاد پر، امام صاحب نے کہا کہ: ﴿ان بعض الظن إثم﴾۔ (بعض گمان گناہ ہیں) اور اِثم گناہ ہے پس تم کفر سے توبہ کرو، پھر وہ خوارج، امام سے کہنے لگے کہ: کفر سے تم بھی توبہ کرو تو امام نے کہا کہ کہ میں ہر کفر سے توبہ کرتا ہوں۔

یہ وہ بات جس کو خصم یعنی مخالف نے ذکر کیا ہے کہ امام نے حجاز کے راستے میں توبہ کی ۔۔۔۔ (**الجواهر المضية في طبقات الحنفية: ج ۱: ص ۴۸۸-۴۸۷**)

یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ **فضائل أبي حنيفة و أخبار لابن ابی العوام: ص ٧٤، ٧٥ رقم ٨٤** پر موجود ہے۔
(تفصیل کے لئے مجلہ الاجماع: ش ۹: ص ۴٦)

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ امام صاحب سے جس بات سے توبہ کرائی گئی تھی دراصل وہ قابلِ اعتراض بات ہی نہ تھی، لیکن جب امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) کے کلام کو بغیر سیاق سباق کے نقل کر دیا گیا، اور ان کے کلام کا غلط مفہوم لیا گیا۔ جس کی وجہ سے ائمہ حضرات نے امام ابوحنیفہؒ (م ۱۵۰ھ) پر کلام کر دیا۔

لہذا اس طرح کی روایات سے امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) کی ذات پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا، اور کہیں بھی کسی صحیح روایت میں کوئی ثقہ راوی یا شاگرد بالمشافہہ امام صاحبؒ (م ۱۵۰ھ) سے اس طرح کی بات مکمل سیاق سباق کے ساتھ نقل نہیں کر سکتا۔ واللہ اعلم